

دل کا بٹ جانا
نمبر 3527
ایک منادی کلام

شائع شدہ: جمعرات، 31 اگست، 1916
بیان کردہ: سی۔ ایچ۔ سپرجین
مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوینگٹن
تاریخ: خداوند کے دن کی شام، 14 اپریل، 1872

"اُن کا دل بٹ گیا ہے، اب وہ مجرم ٹھہرائے جائیں گے۔"
بوسیع 10:2

یہ کلام دراصل اسرائیل کی مملکت کے بارے میں کہا گیا تھا۔ برسوں سے وہ ایسے بادشاہ کے زیر حکومت تھے جو بعل کی پرستش کا حکم دیتا اور یہوواہ کے عبادت گزاروں کو ستاتا تھا۔ خداوند نے اس سبب سے اپنی قوم کو سختی سے تنبیہ کی، مگر وہ انہیں بالکل ہی ہلاک نہ کر بیٹھا۔ آخر کار بوسیع بادشاہ تخت نشین ہوا، جو اسرائیل کا آخری بادشاہ تھا، اور یہ بڑی حیران کن بات ہے کہ اس کے بارے میں لکھا گیا کہ وہ اپنے پیشرو بادشاہوں سے کہیں بہتر تھا۔ اس نے یربعام بن نباط کی مانند خداوند کے حضور شرارت نہ کی۔ وہ کامل نہ تھا، مگر وہ باقیوں جیسا بھی نہ تھا، اور یہ بات ایک سرسری نظر ڈالنے والے کے لیے عجیب محسوس ہوتی ہے کہ خداوند نے اُس قوم کو بدتر بادشاہوں کے تحت برداشت کیا، مگر جب ایک نسبتاً بہتر بادشاہ آیا تو اس وقت انہیں اسیری میں لے جایا گیا۔

لیکن اس معاملے کی توضیح یوں ہے کہ بوسیع نے ظلم و ستم کا وہ بوجھ لوگوں پر سے ہٹا دیا جو انہیں بعل کی پرستش پر مجبور کرتا تھا اور یوں وہ یہوواہ کی عبادت کرنے میں آزاد ہو گئے۔ جب وہ ظلم و ستم میں تھے—اور بعل کی پرستش پر مجبور کیے جاتے تھے، تو خداوند نے گویا ان پر رحم کیا۔ وہ ان کی بت پرستی سے نفرت کرتا تھا، مگر اس کا غضب ان پر اتنا شدید نہ بھڑکا جتنا اس وقت ہوا جب انہیں اپنی مرضی سے چلنے کی آزادی ملی، اور دینی جبر ان پر سے اٹھا لیا گیا۔

پھر جب اندرونی اختلاف اور جھگڑے شروع ہوئے، اور بعض نے سچے خداوند کی طرف رجوع کیا، مگر دوسرے بدستور پرانے بت کے پیرو رہے، تب خداوند نے دیکھا کہ یہ قوم لاعلاج ہے۔ وہ بالکل ہی بدی پر قائم ہو چکے تھے، اور خداوند نے فرمایا، "اُن کا دل بٹ گیا ہے، اب وہ مجرم ٹھہرائے جائیں گے،" یا یہ بھی پڑھا جا سکتا ہے، "اب وہ مجرم قرار دیے جائیں گے۔" اس سے میں یہ سیکھتا ہوں کہ بعض اوقات ایک گناہ وقتی طور پر نظر انداز کیا جا سکتا ہے، لیکن وہی گناہ کسی اور حالت میں جلد ہی سزا کا موجب بن سکتا ہے۔

خداوند جانتا ہے کہ کس آزمائش میں کوئی شخص مبتلا ہے، اور اگرچہ آزمائش کا دباؤ گناہ کے لیے عذر نہیں، مگر کبھی کبھی یہ اس کے بوجھ کو کم کر سکتا ہے۔ جو شخص کسی جابر قوت کے تسلط میں خوف کے باعث گناہ پر مجبور ہوتا ہے، وہ شاید اُس شخص سے کم مجرم ہو جو کسی مجبوری کے بغیر، اپنی مرضی سے بدی کا انتخاب کرتا ہے۔ چنانچہ خداوند ایک ہی گناہ کو ایک شخص میں مخصوص حالات کے تحت دیر تک برداشت کر سکتا ہے، مگر دوسرے میں مختلف حالات میں اسی گناہ پر فوراً غضبناک ہو کر اسے زمین پر سے مٹا سکتا ہے۔

پس، اے عزیز سننے والو، جان بوجھ کر گناہ کرنے سے ڈرو! اُس گناہ سے ڈرو جو تمہاری اپنی مرضی کا نتیجہ ہے۔ بلکہ میں یوں کہوں گا کہ ہر گناہ سے بچو، کیونکہ کسی نہ کسی طور وہ تمہاری اپنی مرضی کا ہی نتیجہ ہے، لیکن خاص طور پر اُس گناہ سے ڈرو جو کسی جبر کے باعث نہیں، بلکہ فقط تمہاری اپنی سرکشی اور خداوند کی نافرمانی کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ یہی وہ گناہ ہے جو خداوند کے حضور فریاد کرتا ہے، اور جسے وہ زیادہ دیر تک برداشت نہ کرے گا۔

"اب میں کلام مقدس کے الفاظ کو دیگر پہلوؤں پر منطبق کروں گا: "اُن کا دل بٹ گیا ہے، اب وہ مجرم ٹھہرائے جائیں گے۔"

اے میرے عزیزو، جو خداوند میں ہو، یہ میری دیرینہ خوشی ہے کہ ہمارا دل منقسم نہیں ہوا۔ ہم نے سالہا سال مقدس شراکت میں یکجہتی کے ساتھ قدم بڑھایا، اور اگرچہ ہم ناقص ہیں، لیکن ہمارے درمیان تفرقہ پیدا نہ ہوا۔ تعلیم کے بارے میں کوئی اختلاف نہ رہا، بلکہ ہم نے خداوند کی عظیم سچائیوں پر اتفاق کیا۔ میرے خیال میں ہمارے درمیان اس بات پر بھی جھگڑا نہ ہوا کہ کون سب سے بڑا ہو، بلکہ ہر ایک نے قناعت کے ساتھ اپنی جگہ کو تسلیم کیا اور خدمت میں مشغول رہا۔

یہ ہماری نیکی نہیں جس نے ہمیں یوں جوڑے رکھا، بلکہ فقط خداوند کے روح کی قدرت ہے، جس نے ہمیں محفوظ رکھا۔ ہم جو باسانی بکھر سکتے تھے۔ ہمیں ایک بدن کی مانند مقدس یکجہتی میں قائم رکھا۔

اے کاش! یہ ہمیشہ یوں ہی رہے۔ یہ ہمیشہ یوں ہی رہے! اس سے پہلے کہ میں تمہیں ایک دوسرے کے خلاف جھگڑتے دیکھوں، میری آنکھیں موت کی تاریکی میں بند ہو جائیں۔ اگر کبھی ایسا ہو کہ میں تمہاری ترقی کے لیے نااہل ہو جاؤں، تو مجھے ایک طرف کر دیا جائے، اور کوئی اور شخص ملے جس کے گرد تم یکجہتی کے ساتھ اکٹھے ہو سکو، تاکہ کسی بھی صورت میں، ہر وسیلہ اختیار کر کے، کلیسیا اپنی پاکیزگی اور وحدت میں قائم رہے۔ ایک دل، ایک متحد بندھن، جو توڑا نہ جا سکے۔

ہر شخص کوشش کرے کہ اپنے بھائی کے لیے ٹھوکر کا باعث نہ بنے۔ ہم سب ایک ہی خداوند، ایک ہی ایمان، ایک ہی بیٹسمہ میں ایک بدن کی مانند ہوں، اور ہمیں آپس میں ترقی دینے والے اعضا بننے دو۔

وہی روح جو ہم میں بسا ہوا ہے، ہم میں کام کرے تاکہ خداوند کا جلال ظاہر ہو، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ایک منقسم کلیسیا قصور وار ٹھہرائی جاتی ہے۔ وہ ہر اس چیز میں قصور وار ہے جو مفید ہو سکتی تھی، کیونکہ جو قوت تفرقہ میں صرف ہوتی ہے، وہ خدمت میں کام نہیں آتی۔ جب خدا کے فرزند اپنی تلواریں ایک دوسرے کے خلاف اٹھاتے ہیں، تو وہ انہیں خداوند کے دشمنوں کے خلاف نہیں چلاتے۔

خدا کرے کہ ہماری قوت کبھی تفرقہ میں ضائع نہ ہو۔ وہ گھر جو اپنے ہی خلاف منقسم ہو، وہ برباد ہو جاتا ہے۔ لیکن جو قوت خدا ہمیں دے، اس میں ہم متحد ہو کر ثابت قدم رہیں، تاکہ ہم قصور وار نہ ٹھہرائے جائیں۔ میں اس پر زیادہ رکوں گا نہیں، بلکہ متن کی طرف آؤں گا

II

یہ ہر فرد ایماندار پر بھی صادق آ سکتا ہے۔

کسی مسیحی میں یک دلی ایک بڑی نعمت ہے۔ "میرے دل کو یکجا کر کہ میں تیرے نام کا خوف مانوں"۔ یہ ایک ایسی دعا ہے جو ہر ایماندار کو ہمیشہ مانگنی چاہیے۔ "دو دلا آدمی اپنی سب راہوں میں بے قرار ہے۔" پھر وہ مسیحی جو دو دل رکھتا ہو، اس کے بارے میں کیا کہوں؟ وہ اس آنکھ کی مانند ہے جو اگر یکسو ہو تو سارے بدن کو نورانی کر دیتی ہے، لیکن اگر اس کی یکسوئی جاتی رہے، تو بدن کو تاریکی میں ڈال دیتی ہے۔ اور اگر وہ نور جو ہم میں ہے، تاریکی بن جائے، تو وہ کس قدر بڑی تاریکی ہوگی!

اگرچہ ایک ایماندار کی روح کی گہرائی میں اس کا دل تقسیم نہیں ہو سکتا، کیونکہ اسے اپنے خداوند سے محبت کرنی ہی ہے، مگر اس کی جدوجہد، اس کے مقاصد اور اس کے اہداف میں ضرور تفرقہ ہو سکتا ہے۔ اور اے میرے بھائیو اور بہنو! کیا یہ تم میں سے بعض پر صادق نہیں آتا کہ تمہارے دل بٹے ہوئے ہیں، اور اسی سبب سے تم قصوروار ٹھہرائے جاتے ہو؟

ایک ایماندار شخص کو لو، جو خدا کی خدمت کرنا چاہتا ہے، مگر ساتھ ہی دولت اکٹھی کرنے کا بھی اتنا ہی خواہشمند ہے۔ ایسا شخص کاش کہ خداوند اُسے ترازو میں نہ تولے اور اس کا فیصلہ نہ کرے، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ کمی میں پایا جائے گا! اگر اس کی دولت کی خواہش خدا کے جلال کے مقصد سے ذرا بھی بڑھ جائے، تو وہ روحانی زندگی میں کبھی بلندی کو نہ پہنچے گا۔ وہ نہیں پہنچ سکتا!

جتنا زیادہ اس کی قوت حیات بٹ کر زندگی کے اصل مقصد سے ہٹ جائے گی، وہ روحانی طور پر کمزور ہوتا جائے گا، خواہ مالی طور پر کتنا ہی امیر کیوں نہ ہو جائے۔ وہ دنیا میں کروڑ پتی ہو سکتا ہے، مگر کلیسیا میں ایک غریب آدمی ہوگا۔ وہ بازار میں ایک "طاقنور" شخص ہو سکتا ہے، مگر خدا کے گھر میں ایک بونا ثابت ہوگا۔ جہاں دل منقسم ہو، وہاں خامی لازمی ہے۔ اور اگر ہم اس پر نرم ترین فیصلہ کریں، تب بھی یہ کہیں گے کہ اس میں اور بھی گہرے عیب پنہاں ہیں۔

ہم نے ایسے ایماندار بھی دیکھے ہیں جن کا مقصد زندگی علم کی کثرت، سائنس کی تلاش، اور معلومات اکٹھی کرنا رہا ہے۔ یہ بھی، دولت کی طرح، اپنے درجے میں جائز ہے، مگر جب یہ خدا کے جلال کی طلب سے متصادم ہو جائے، تو ایسا شخص عالم تو بن سکتا ہے، مگر "یسوع کے سینے پر جھکنے والا محبوب شاگرد" کبھی نہ ہوگا۔ وہ علوم قدیم میں ماہر ہو سکتا ہے، اور سائنسی تحقیقات میں بھی کمال رکھ سکتا ہے، مگر وہ "اسرائیل کا معلم" ہرگز نہ بن سکے گا۔ اس کی حیات کی قوت کا بٹ جانا اور یکسوئی کا فقدان اسے کلیسیا میں ہمیشہ پچھلی صفوں میں رکھے گا۔ اگر وہ وہاں بھی رہ سکے۔

اوہ! کیا ہی مبارک ہے وہ ایماندار جو پورے دل سے خداوند کے لیے جیتا ہے! جو جب اپنے پیشہ ورانہ کام میں مشغول ہوتا ہے، تو اسے خداوند کے جلال کے لیے انجام دیتا ہے؛ جو جب اپنے ذہن میں علم کا ذخیرہ جمع کرتا ہے، تو صرف اس لیے کہ وہ کلیسیا کے لیے زیادہ مفید ہو سکے، اور زیادہ جانوں کو نجات کی طرف لے آئے۔

بس اس شخص کو ایک دل، ایک مقصد دے دو، اور وہ ایک کامل انسان ہوگا! کسی نے کہا ہے کہ وہ "ایک کتاب والے آدمی" اسے خوفزدہ تھا، اور اسی طرح شریر دنیا "ایک مقصد والے آدمی" سے ڈرتی ہے۔ اگر وہ مقصد خداوند کا جلال ہو

وہ جو دو نشانے رکھتے ہیں، وہ کسی ایک کو بھی نہیں لگتے؛ وہ اپنی راہ کھو بیٹھتے ہیں، لیکن جو اپنی ساری طاقت کے ساتھ فقط خدا کے لیے جیتا ہے، وہ اُس بجلی کی مانند ہے جو یہوواہ کے ہاتھ سے نکالی جاتی ہے، جو ہر رکاوٹ کو چیرتی ہوئی گزر جاتی ہے اور اُس مقام پر پہنچتی ہے جہاں خدا کا مقصد ہے اور جہاں وہ خود بھی پہنچنا چاہتا ہے۔ وہ کسی مقصد کے لیے جیتے گا، وہ اپنے زمانہ پر اثر ڈالے گا، وہ اپنا نشان چھوڑے گا۔ جو شخص بے تقسیم دل کا مالک ہو، وہ قصوروار نہ ٹھہرے گا، لیکن جو ایک وقت میں یہ بھی ہو اور وہ بھی—مسیح کا پیروکار تو ہو، لیکن اس کے ساتھ ساتھ کسی اور چیز کا بھی طالب ہو، اور تقریباً اتنا ہی دوسرے کی طرف راغب ہو جتنا کہ وہ ایک مسیحی ہے—ایسا شخص نہایت بے حقیقت ہوگا۔ وہ خدا کے ساتھ رفاقت کے نور کا لطف نہ اٹھائے گا، وہ مسیح کے قریب نہ چلے گا۔ وہ نجات تو پائے گا، "مگر جیسے آگ میں سے نکل کر" اور "آسمان کی بادشاہی میں داخلہ اسے کثرت کے ساتھ نہ دیا جائے گا"۔

اور اے پیارے دوستو! میں اس بات کو اور آگے لے جا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی خادم خدا دو دل رکھے، تو یہ حالت ایک عام مسیحی کی نسبت زیادہ افسوسناک ہے۔ اے میرے عزیز بھائیو! جو ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ہم مسیح کے خادم ہونے کو بلائے گئے ہیں، ہم سب سے زیادہ اس بات کے پابند ہیں کہ ہم اپنے آپ کو ایک ہی کام کے لیے مخصوص کریں۔ "یہی ایک بات میں کرتا ہوں"—اگر اور لوگ دو چیزوں میں مشغول ہوں، تو ہم جو خداوند کے لیے الگ کیے گئے ہیں، اور جو اپنے عہد میں سچے رہنا چاہتے ہیں، ہمیں فقط ایک ہی کام کرنا ہے، اور وہ یہ کہ ہم اپنے آپ کو سب لوگوں کے خون سے آزاد کریں، تاکہ ہم خدا کے حضور ایماندار خادم ثابت ہوں۔

یقین رکھو کہ ایک ایسا خادم جو اپنے دل میں تقسیم ہو، وہ اپنے خدمتی کام میں ناکام ہوگا۔ اور ایسا ہونا ہی ہے۔ میں نے بہت سے جوان خدام کی زندگی کو دیکھا ہے، اگرچہ میں خود بوڑھا نہیں ہوں۔ مجھے ایک ایسا شخص یاد ہے جو نہایت عمدہ صلاحیتوں کا مالک تھا، اور اس کی منادی میں انجیل کی سچی آواز سنائی دیتی تھی۔ مگر میں جو اس کے لیے ایک باپ کی مانند تھا، میں نے دیکھا کہ اس کے دل میں ایک پوشیدہ خواہش ہے کہ وہ ایک ممتاز مقرر بنے۔ میں نے محسوس کیا کہ جب وہ جانیں جیتنے کی کوشش کرتا تھا، تو اس کے پیچھے یہ خواہش بھی تھی کہ لوگ اسے نہایت سرگرم سمجھیں۔ میں نے اس کی گفتگو میں یہ جھلک بھی دیکھی کہ وہ چاہتا تھا کہ وہ کسی طور پر نمایاں ہو، اور اسرائیل میں ایک بڑا آدمی کہلائے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں اس کے ساتھ چلا اور میں نے اسے متنبہ کیا کہ "اگر خدا کا خادم کسی بھی کام کو اپنی بڑائی کے لیے کرے، تو خدا اسے اپنے جلال کے مقصد کے لیے استعمال نہ کرے گا؛ اگر ہم اپنے غرور کے لیے قربانی دیں، تو خدا ہمیں اپنے مذبح کے کابن نہ بننے دے گا؛ اگر ہم عزت چاہتے ہیں، تو ہمیں اپنے آپ کو خاکسار رکھنا ہوگا؛ کیونکہ خدا کسی ایسے شخص کو زیادہ دیر تک برکت نہ دے گا جو اپنی تلاش میں ہو، خواہ وہ مسیح کی خدمت میں ہی کیوں نہ ہو۔"

اس نے میری تنبیہات کو نرمی سے قبول کیا، مگر وہ کبھی اس کے دل میں نہ اتریں۔ اور آج میں اُسے دیکھتا ہوں! وہ یہاں نہیں، لیکن اگر وہ یہاں ہوتا، تو شاید میرے کہنے کی تصدیق کرتا۔ وہ ایک شکست خوردہ انسان کی مانند کنارے پر پڑا ہے، اور وہ اپنے ہی تکبر کی وجہ سے گر پڑا! اگر اس میں یہ حرص نہ ہوتی، تو میں اس کے لیے ایک نہایت اعلیٰ اور بابرکت خدمت کا تصور کر سکتا تھا۔

اور میں ہر خادم سے کہوں گا: "میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ اپنی خود غرضانہ خواہشات کو ترک کر دو! تمہاری ایک ہی آرزو ہونی چاہیے کہ تم کچھ نہ رہو، تمہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھا جائے، تمہیں بیوقوف سمجھا جائے، تم پر تمسخر کیا جائے—بس اگر کسی طرح تم مسیح کے لیے جانوں کو جیت سکو! لیکن اگر تم محض ایک مقرر بننے کی آرزو رکھتے ہو، اگر تم یہ چاہتے ہو کہ لوگ تمہیں ایک شاندار خطیب سمجھیں، یا تمہیں ایک بڑا مبشر کہا جائے—تو یہ بھی ایک بری بات ہے! بس یہی بات ہو کہ تم وہی کرو جو خدا چاہتا ہے، اور اس کے جلال کے لیے زندہ رہو، تاکہ تمہاری زندگی میں کسی قسم کی دو رنگی نہ ہو۔"

میں ایمان رکھتا ہوں کہ جو شخص خدا کے کلام کی منادی کے لیے خود کو وقف کرے، اسے دنیاوی فکروں سے آزاد ہو جانا چاہیے، جیسے فوج میں ایک سپاہی اپنے آپ کو سب جھمیلوں سے الگ کر لیتا ہے، تاکہ وہ اپنے مالک کے کام میں پوری طرح مشغول ہو سکے۔ بہتر ہوگا کہ وہ سیاست سے بھی الگ رہے۔ بہتر ہوگا کہ وہ ہر اس چیز سے الگ رہے جو اسے اس کے ایک کام سے ہٹا سکتی ہے۔ "ہم میں اتنی عقل نہیں کہ دو کام کریں، اور اگر ہمارے پاس بیس کام کرنے کی طاقت بھی ہوتی، تو سب کام سے بہتر یہی ہوتا کہ ہم اسے اسی ایک کام کے لیے وقف کر دیں"

اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ میں شعلہ زن لکڑیاں آگ سے کھینچ نکالوں، تو چاہے جو چاہے سلطنت کی مجالس میں بیٹھے اور حکومتوں کی پالیسیوں کی رہنمائی کرے، لیکن اگر مجھے یہ خدمت ملے کہ میں گنہگاروں کو صلیب تک لے آؤں، اور انہیں مسیح کے زخموں میں زندگی کی خوشخبری سناؤں، تو میں اسی میں راضی ہوں گا، خواہ مجھے کسی اور چیز پر اثر انداز ہونے کا موقع نہ ملے۔ بیس انسانوں کے دلوں کو مسیح کی طرف مائل کر سکوں، یہی میری سب سے بڑی خواہش ہوگی

ایک ہی بات، اے جوان! اگر تو خدمت کے لیے آگے بڑھ رہا ہے—ایک ہی بات، اے میرے بھائی! خواہ تو جتنا بھی بوڑھا ہو—اجازت دے کہ آج رات میں تجھ سے اور اپنے آپ سے یہی کہوں—ہمیں بس ایک ہی کام کرنا ہے، تاکہ ہم قصوروار نہ پائے جائیں۔

III.

تلاش کرنے والا گنہگار

بعض ایسے لوگ ہیں جو بیدار ہو چکے ہیں اور نجات کی تلاش میں ہیں، لیکن وہ اسے پانے کے امکان میں نہیں ہیں، کیونکہ ان کا دل منقسم ہے، اور وہ قصوروار پائے جائیں گے۔ میں مختصراً اس بیماری پر، اس کی برائی پر، اور اس کے علاج کے لیے چند خیالات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

یہ بیماری دل کی بیماری ہے۔ اور یاد رکھو کہ دل میں ایک معمولی سا زخم بھی مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ سر پر گہرا زخم لگے تو شفا ہو سکتی ہے، لیکن دل پر ہلکی سی چوٹ بھی جان لیوا ہو سکتی ہے۔ فہم یا فیصلہ کی تقسیم دور ہو سکتی ہے، مگر دل کی تقسیم نہایت ہولناک اور اکثر مہلک بیماری ثابت ہوتی ہے۔ میں تمہیں دکھاؤں گا کہ بعض تلاش کرنے والے دل کے کس طرح منقسم ہوتے ہیں، اور ان کی تقسیم کن پہلوؤں میں ظاہر ہوتی ہے۔

پہلی بات یہ کہ وہ اپنی حالت کے احساس میں منقسم ہوتے ہیں۔ ایک وقت میں وہ سمجھتے ہیں کہ وہ سخت خطرے میں ہیں، مگر اگلے دن انہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ کچھ خاص مسئلہ نہیں۔ جب وہ کلام مقدس کی کوئی آیت پڑھتے ہیں، تو اپنے دل کو برا سمجھتے ہیں، لیکن بعد میں آیت کو بھلا دیتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ ان کا دل شاید اتنا برا نہیں جتنا کہ کلام فرماتا ہے۔ جب وہ سنتے ہیں کہ آنے والا غضب ہے، تو وہ خوفزدہ ہو جاتے ہیں، مگر پھر اپنے دوستوں اور ساتھیوں کے درمیان جاتے ہیں اور "کہتے ہیں،" میں اتنا خوفزدہ کیوں ہو گیا تھا؟

وہ خطرے میں ہیں، اور وہ اس کا انکار نہیں کر سکتے، مگر وہ اس امید میں بھی ہیں کہ شاید ایسا نہ ہو۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ خدا کے حضور راستباز نہیں، لیکن خود کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ شاید ان کی حالت کچھ بہتر ہے۔ جب تک کوئی شخص اس حقیقت پر پوری طرح قائل نہ ہو جائے کہ اسے مسیح کے وسیلہ سے نجات پانی ہے یا وہ ہلاک ہو جائے گا، وہ کبھی مسیح کے پاس نہیں آئے گا۔ اپنی روحانی حالت کے بارے میں ایک منقسم دل مہلک علامت ہے۔

یہی تلاش کرنے والے لوگ اپنے انتخاب میں بھی منقسم ہوتے ہیں۔ آج رات وہ نجات چاہتے ہیں، وہ اس کے لیے اپنی آنکھیں بھی دینے کو تیار ہیں۔ وہ اپنے کمرے میں جا کر دعا کریں گے، "اے خدا، مجھے بچا لے!" وہ اس حمد کے الفاظ کو بھی دہرائیں گے:

،دولت و عزت سب حقیر"
،زمینی تسلیاں ہیں بے تاثیر
،یہ کچھ بھی تسلی بخش نہیں
"!مسیح دے، ورنہ میں مر جاؤں"

لیکن کل وہ مسیح کو بھول چکے ہوں گے، اور کسی اور چیز کی تلاش میں ہوں گے۔ آج رات وہ آسمان چاہتے ہیں، لیکن کل وہ زمین پر ہی اپنا جنت ڈھونڈیں گے۔ آج وہ گناہ کو ترک کرنے کا عہد کرتے ہیں، مگر کل وہ اسے پھر سے اختیار کرنا چاہیں گے۔ آج وہ دنیاوی خوشیوں کی بے وقعتی کو دیکھ رہے ہیں، مگر کل وہ انہیں اس طرح پیہن گے جیسے بیل پانی پیتا ہے۔ ان کے دل

اس اور اُس کے درمیان منقسم ہیں۔ وہ نہ مکمل طور پر دنیا کے ہیں، نہ مکمل طور پر مسیح کے۔ وہ دو رائے کے بیچ لٹکے ہوئے ہیں۔

!ہائے! کاش کہ خدا انہیں فیصلہ دے کہ ان کے دل کی یہ تقسیم ان کی ہلاکت کا سبب نہ بنے

بعض تلاش کرنے والے اپنے توکل کے معاملہ میں منقسم ہوتے ہیں۔ وہ یسوع مسیح پر بھروسا رکھتے ہیں، مگر تھوڑا سا اپنے آپ پر بھی۔ وہ ایمان رکھتے ہیں کہ اُس کے خون کا اس میں بڑا دخل ہے، مگر وہ یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ اُن کی دعاؤں کا بھی کچھ حصہ ہے۔ پس وہ ایک پاؤں خشکی پر اور دوسرا سمندر پر رکھتے ہیں، اور اسی سبب سے وہ گر جاتے ہیں۔ وہ جزوی طور پر اپنے نفس پر اور جزوی طور پر مسیح پر تکیہ کرتے ہیں، اور اس طرح وہ یقینی طور پر ہلاکت میں جا پڑیں گے، کیونکہ مسیح کبھی جزوی نجات دہندہ نہ ہوگا۔ یہ یا سب کچھ ہوگا یا کچھ بھی نہیں۔ وہ کبھی گناہگاروں کے ساتھ نجات کے کام میں شریک نہ ہوا کہ وہ اُن کی مدد کرے، بلکہ وہی واحد بنیاد ہے، اور کوئی اور بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔

ہائے افسوس! اس معاملے میں کتنے ہی لوگوں کے دل منقسم ہیں! وہ اپنے بیٹسمہ پر، اپنی تصدیق پر، یا اپنی عبادات پر تکیہ کرتے ہیں۔ یہ سب جھوٹی بنیادیں ہیں۔ اور اسی وقت وہ مسیح پر بھی بھروسا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کا دل منقسم ہے، اس لیے وہ قصوروار ٹھہرائے جائیں گے۔

اور یہ تقسیم اُن کی محبت میں بھی پائی جاتی ہے۔ وہ سوچتے ہیں کہ وہ الہی باتوں سے محبت رکھتے ہیں، مگر کچھ دیر بعد کوئی دنیوی شے آتی ہے اور اُن کے دل میں اول درجہ حاصل کر لیتی ہے۔ ہائے! مجھے یاد ہے جب میں صبح بیدار ہوتا تو *"Rise and Progress"* ہمیشہ یہ خیال رکھتا کہ میرے تکیے کے نیچے کوئی دینی کتاب ہو، اور وہ بھی کوئی پُر جوش کتاب۔ ٹوٹر ج کی بُنیاں کی کتب اور اس جیسی دیگر۔ لیکن پھر کبھی ایسا بھی وقت آیا جب میں نے ان سب، *"Alarm"* لائین کی، *"Progress"* باتوں کو بھلا دیا۔ میں آج گر مجوش ہوتا اور کل سرد۔ کبھی میں نجات کے لیے مرنے کو تیار ہوتا، اور کبھی چاہتا کہ خدا کی رحمت سے بھاگ جاؤں اور دنیا کی چیزوں میں خود کو "لطف اندوز" ہونے دوں۔

ہائے! یہ کتنی افسوسناک حالت ہے! ایک تلاش کرنے والا کبھی مسیح کو نہ پائے گا جب تک کہ وہ لازمی طور پر مسیح کو نہ پانا چاہے، اور وہ کبھی نجات نہ پائے گا جب تک کہ نجات اُس کے لیے پہلا، آخری، اور بیچ کا سب کچھ نہ بن جائے۔ یہاں تک کہ وہ کہے، "خدا کی روح کے وسیلہ مجھے ضرور نجات پانی ہے۔ مجھے کسی اور چیز سے تسلی نہ ہوگی۔ مجھے ضرور **"نجات پانی ہے، اور جب تک میں نجات نہ پا لوں، میں اپنی آنکھوں کو نیند اور اپنی پلکوں کو اونگھ نہ دوں گا"**

خداوند اپنی رحمت سے ہمیں ایک متحدہ دل عطا کرے، کیونکہ جو یہاں منقسم دل رکھتا ہے، وہ تلاش میں بھی قصوروار ٹھہرے گا۔

IV

اس بیماری کا خطرہ—اس کی برائی .

اس کی برائی، سب سے پہلے تو یہی ہے کہ دو دلی رکھنے والے طالبین برکت سے محروم رہتے ہیں۔ "تم مجھے اُس وقت پاؤ گے جب اپنے سارے دل سے مجھے ڈھونڈو گے"—اُس سے پہلے نہیں۔ رحم کی دروازہ اُس کے لیے کھلتا ہے جو پورے دل سے دستک دے۔ نیم دل طالب کو اُس دروازے کے کھلنے کے لیے بہت انتظار کرنا پڑے گا۔ نہیں، اے جان! اگر تُو رحم کو اتنا ضروری نہیں سمجھتا کہ پورے دل سے اُسے طلب کرے، تو تجھے انتظار کرنا ہوگا۔ نہیں، اے انسان! خدا کی قیمتی رحمتیں ایسے شخص پر ضائع نہیں کی جاتیں جو منقسم دل کے ساتھ مانگتا ہے۔ اب ادھر ادھر دیکھنے کے بجائے، آسمان کے دروازے کی طرف دیکھ تیرے لیے ایک ہی چیز ضروری ہے، اے گناہگار! وہی ایک چیز۔ پچاس چیزیں بعد میں ڈھونڈی جا سکتی ہیں، مگر تیرے لیے اس وقت ایک ہی چیز ضروری ہے، اور اگر تُو اُسے اولین درجہ نہ دے گا، تو تُو اُسے کھو دے گا۔ ایسا کھونا جو ابدی نقصان ہوگا۔

پھر، یاد رکھو کہ جو لوگ منقسم دل کے ساتھ خداوند کو ڈھونڈتے ہیں، وہ خود کو مجرم ٹھہراتے ہیں۔ جب تم عدالت کے تخت کے سامنے کھڑے ہو گے، تو یہ نہ کہہ سکو گے، جیسا کہ بعض کہیں گے، "خداوند! ہمیں اس نجات کا علم نہ تھا۔ خداوند! ہمیں کبھی اس قدر کا احساس نہ ہوا" کیونکہ خداوند تمہیں جواب دے گا، "کیا تُو نے واعظ کے دوران خوف سے نہ کانپا تھا؟ کیا تُو نے گھٹنے ٹیک کر دعا نہ کی تھی؟ کیا تُو نے مجھے پکارا نہ تھا، اگرچہ تیرے ہونٹ جھوٹے تھے، کیونکہ تیرا دل میرے حضور کامل نہ تھا؟ ہاں، تُو ان باتوں کی قدر کو جانتا تھا، اور کسی حد تک محسوس بھی کیا تھا، پس تُو بے عذر ہے۔"

وہ جو پورے دل سے دنیا کی پیروی کرتا ہے، اور اُسے بہترین سمجھتا ہے، وہ اس میں عقلمند ہے۔ مگر وہ جو آنے والے جہان کو بہترین مانتا ہے، مگر اس بُری دنیا کے پیچھے چلتا ہے—وہ کیسا نادان ہے، اور کون اُس کی حمایت کرے گا؟ جب وہ خدا کے سامنے کھڑا ہوگا، تو اُس کی اپنی دعائیں اُسے مجرم ٹھہرائیں گی، اگر اور کچھ نہیں کرے گا، کیونکہ اُس کی دعائیں اُس کے خلاف گواہ ہوں گی کہ وہ جانتا تھا، وہ محسوس کرتا تھا، مگر پھر بھی اپنے علم پر عمل نہ کیا، بلکہ اُسے مٹا دیا جو اُس نے اپنے دل میں محسوس کیا تھا۔ خداوند ہمیں آسمان کھولنے اور اپنی دو دلی سے خود کو مجرم ٹھہرانے سے بچائے

اے انسان، میں تجھ پر ایک بات نہایت سنجیدگی سے ظاہر کرنا چاہتا ہوں، اور وہ یہ کہ دو دلی کے ساتھ نجات کی تلاش نجات دہندہ کی توہین ہے۔ اے انسان! تُو مسیح کے برابر کیا چیز اور کس کو سمجھتا ہے؟ تمام آسمان اور زمین میں کوئی اُس کے برابر نہیں، اور کیا تُو نے کوئی ایسا پایا ہے جو اُس کا مقابلہ کرے؟ وہ کیا ہے؟ کیا تُو یہ کہنے کی جرات رکھتا ہے؟ بہت سے ایسے تھے جو اچھے خیالات رکھتے تھے، مگر انہوں نے مسیح کے بجائے کسی کی محبت کو ترجیح دی۔ کچھ ایسے تھے جنہوں نے ناراستی کی مزدوری کو زیادہ عزیز جانا، اور سبت کو توڑنے کی وجہ سے مسیح کو ترک کیا۔ ہم نے ایسے بھی دیکھے ہیں جو محض اپنے دنیوی رفیقوں کی ہنسی اُڑانے کے خوف سے مسیح کی پیروی کرنے سے شرمندہ ہوئے، اور انہوں نے یسوع مسیح کو چھوڑ دیا تاکہ لوگوں کی بیوقوفانہ تمسخر سے بچ سکیں۔

اے انسان! اگر آج رات تجھے یہ اختیار دیا جائے کہ تُو دنیا کی سب سلطنتیں لے لے، یا مسیح کو چن لے، تو اگر تُو لمحہ بھر کے لیے بھی سوچے تو یہ مسیح کی توہین ہوگی، کیونکہ وہ سب سے بہتر ہے، اور تیری جان کی نجات سب سے بہتر ہے۔
""آدمی کو اگر ساری دنیا بھی مل جائے مگر وہ اپنی جان کا نقصان اٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟

مگر میں تجھ پر ملامت کرتے ہوئے بھی تیرے لیے آنسو بہا سکتا ہوں۔ تُو کس چیز کو مسیح کے مقابلے میں رکھتا ہے؟ تُو کس چیز کو اُس سے زیادہ عزیز رکھتا ہے؟ اے انسان! کیا تُو دیوانہ ہے کہ تُو اپنے نجات دہندہ کی توہین کرے، جس نے تیرے جیسے کی نجات کے لیے اپنا دل کا خون بہا دیا، اور کیا تُو یہ سمجھتا ہے کہ کوئی بھی چیز ایسی ہوسکتی ہے جو تیری جان کے نقصان اور مسیح کی نجات کے ضائع ہونے کی قیمت پر حاصل کرنے کے لائق ہو؟ میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ اس بات کو اپنے دل میں سوچ۔ میں اُسے اُس زور کے ساتھ بیان نہیں کر سکتا جس طرح میں چاہتا ہوں، مگر میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تیرا ضمیر تجھے مدد دے، اور تُو خود فیصلہ کرے کہ کیا یہ مناسب ہے کہ تُو ایک منقسم دل رکھے اور اس طرح اپنے نجات دہندہ کی توہین کرے؟

پھر آخری بات، اور وہ یہ ہے کہ کیا تُو نہیں جانتا کہ منقسم دل خدا کی مسلسل نافرمانی ہے؟ وہ فرماتا ہے، "تُو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل، اپنی ساری جان، اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔" اور اب تُو نے اپنے گناہ کے باعث اپنے نفس کو اُس کے فضل سے باہر کر دیا ہے اور ابدی موت کے خطرے میں ڈال دیا ہے، اور پھر بھی تُو ادھے دل سے اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ تُو ایک ہاتھ سے خدا کو پکڑنا چاہتا ہے، مگر دوسرے سے اپنے گناہ کو۔ تُو چاہتا ہے کہ آسمان میں جائے، مگر اپنے گناہوں کو ساتھ لے کر۔ تُو نجات چاہتا ہے، مگر ساتھ ہی خداوند کے دسترخوان پر بیٹھنا چاہتا ہے اور شیطان کے دسترخوان پر بھی۔ تُو چاہتا ہے کہ خرگوش کی طرح چھپ کر بیٹھا رہے اور شکاری کتوں کے ساتھ دوڑے—شیطان کا دوست بھی بنا رہے اور خدا کا بھی۔

اے انسان! یہ سوچ ہی تیرے خالق کے خلاف بغاوت ہے۔ اسے اپنے دل سے نکال پھینک، اور آج رات خداوند سے دعا کر کہ وہ تیرے تمام جذبات کو ایک بُقچہ میں باندھے اور انہیں اپنی طرف کھینچ لے—تاکہ تیرے لیے ایک ہی چیز سب کچھ ہو، اور وہ ہے یسوع مسیح کے وسیلہ نجات کی تلاش، اور آسمان میں نیک خداوند سے اُس کے پیارے بیٹے کے قیمتی خون کے وسیلہ مصالحت۔

V. اس بیماری کا علاج—دو دلی کا شفا

اور پہلا کلام یہی ہوگا کہ جب معاملہ تیری نجات یا ہلاکت کا ہو، تو تجھے دو دلی کو چھوڑ دینا چاہیے۔ جب کوئی جہاز خوشگوار ہواؤں میں سمندر پر رواں دواں ہوتا ہے، تو لوگ اپنی سلامتی کی پرواہ کم ہی کرتے ہیں۔ جب وہ ڈگمگانے لگتا ہے اور کچھ خطرہ لاحق ہوتا ہے، تو تب انہیں اپنی سلامتی کی فکر ہوتی ہے، مگر وہ اُسے اُس سونے کے برابر سمجھتے ہیں جو وہ اپنے ساتھ لیے ہوئے ہیں۔ مگر جب ہوائیں بے قابو ہو جاتی ہیں، اور طوفان برپا ہوتا ہے، اور جہاز غرق ہونے کو ہوتا ہے، اور انسان کو جان بچانے کی کشتی میں کودنا پڑتا ہے، تو وہ اپنے سونے کو چھوڑ دیتا ہے، اپنے خزانے کو فرش پر بکھرنے دیتا ہے۔ جب وہ کھائی میں ڈوبتے ہیں، تو وہ سب کچھ چھوڑ دیتا ہے، اگر فقط اپنی جان بچا سکے۔ جب جہاز ڈوب رہا ہو، اور محض چند آدمی بادبان سے لپٹے ہوں، تو اُن کے پاس کچھ بھی نہیں بچتا، سوائے اس خیال کے کہ اپنی جان بچانی ہے۔

یقیناً تجھے بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔ جب تُو نجات پا لے، تب تُو کسی اور چیز کے بارے میں سوچ سکتا ہے، مگر آج نہیں۔ کیونکہ جس خداوند کے حضور میں کھڑا ہوں، وہ زندہ ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ تم میں سے بعض کے اور موت کے درمیان

محض ایک قدم کا فاصلہ ہے۔ آئندہ سب کے دن سے پہلے میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں، کیونکہ یہاں جتنے موجود ہیں اُن میں سے کوئی ایک ضرور اس ہفتے مر جائے گا، زندگی اور موت کے تمام امکانات کے مطابق—آئندہ سب سے پہلے ہم میں سے کوئی ایک کفن میں لپٹا قبر کی طرف لے جایا جائے گا، اور اگر وہ شخص غیر تبدیل شدہ رہا، تو آئندہ سب کے آنے سے پہلے، وہ جہنم اور آتشیں جہیل کی بولناکی کو اس کتاب کی تعلیم سے زیادہ جان لے گا، اور اس زبان سے زیادہ سن لے گا، سوائے اس کے کہ وہ توبہ کرے اور مسیح کی طرف بھاگے۔

یقیناً، ایسے خطرہ میں تجھے اپنے پورے دل کو اسی ایک بات پر لگا دینا چاہیے—اپنی نجات پر—اور میں تجھ سے التجا کرتا ہوں، اور خدا کے روح سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے اس قدر مستعد کرے کہ تو اپنی تمام غیر منقسم قابلیتوں کے ساتھ سب سے پہلے خدا کی بادشاہی اور اُس کی راستبازی کو ڈھونڈے۔ تیری جان کی بولناک خطرہ کی قسم، میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو اب مزید دیر نہ کر، مزید متذبذب نہ رہے، کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تیرا منقسم دل ناقص ثابت ہو اور ہمیشہ کے لیے رد کر دیا جائے۔

پھر یاد رکھو، اور یہ دلیل بھی اتنی ہی مؤثر ہے، اگرچہ زیادہ خوش آئند ہے، کہ وہ رحمت جس کی تو تلاش کر رہا ہے، اتنی بیش قیمت ہے کہ تیری تمام تر توجہ اور کوشش اُس کے پائے میں صرف ہو۔ تیرے ماضی کے تمام گناہوں سے رہائی—کیا یہ تلاش کرنے کے لائق نہیں؟ خدا کا فرزند بنایا جانا—کیا یہ جدوجہد کے قابل نہیں؟ آسمان کی ضمانت پانا، جہنم سے بچایا جانا—کیا یہ حاصل کرنے کی کوشش کے لائق نہیں؟

اوہ! اگر یہ لازم ہوتا کہ تو آج رات اپنے گھروں کو جا کر اپنے کل کے کاروبار کو ترک کر دے—حالانکہ یہ ضروری نہیں—مگر اگر ہوتا، اگر تو بازار نہ جاتا، یا ہفتوں تک تجارت سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا، ہاں، اور اگر تیرا دستر خوان خالی رہتا، اور تو فقط اپنی زندگی کو قائم رکھنے کے لیے کچھ نوالے کھاتا، اور اگر تو سیر نہ کرتا، تفریح نہ کرتا، اور ہر چیز سے ہاتھ کھینچ لیتا، جب تک کہ مسیح کو نہ پا لیتا، تو میں تجھے ملامت نہ کرتا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سب کرنے کے لائق ہوتا۔ ہر چیز، کوئی بھی چیز، ترک کی جا سکتی ہے، اگر اُس کے بدلے میں تو خدا کے لوگوں میں شامل ہو سکے، اور خداوند میں ایک ابدی نجات حاصل کر سکے۔ اگر تو وہ خوشی جانتا جو ایمانداروں کو حاصل ہوتی ہے، تو تو کبھی مطمئن نہ ہوتا جب تک کہ تو خود اُسے نہ پا لیتا۔

وہ شخص جس نے بیش قیمت موتی دیکھا

وہ شخص جس نے بیش قیمت موتی کو دیکھا، اُس نے اُسے ایک تاجر کے ہاتھ میں پایا، اور اُس نے سوچا، "یہ مجھے ضرور لینا ہے، کیونکہ یہ سب سے بیش بہا موتی ہے، پس مجھے اسے ضرور حاصل کرنا چاہیے۔" چنانچہ وہ چلا گیا، اور اگرچہ اُس کے پاس اور بھی نازک جواہرات تھے، مگر اُس نے سب کچھ بیچ ڈالا، اور اُسے سونے میں بدل دیا، اور واپس آیا، اور اُس تاجر کے پاس آ کر اُس نے خوشی سے اپنا سب کچھ دے دیا تاکہ وہ ایک موتی خرید سکے، اور اُس نے ایک نفع مند سودا کیا۔ اور اے لوگو! اگر تمہیں ایک نجات دہندہ مل جائے اور اُنے والے غضب سے چھٹکارا پاؤ، تو تم بھی ایک مبارک سودا کرو گے۔ پس میں تم سے دعا کرتا ہوں کہ پورے دل سے اُسے تلاش کرو۔

پھر یاد رکھو کہ جب نجات دہندہ انسانوں کو بچانے آیا، تو اُس نے اپنا پورا دل دے دیا۔ مسیح میں کوئی غیر سنجیدگی نہ تھی۔ جانوں کی غیرت نے اُسے کھا لیا۔ اُس نے محبت کی، وہ زندہ رہا، وہ مرا تاکہ انہیں بچا سکے۔ کیا تو اُس بات میں دو دلی کرے گا، جس میں نجات دہندہ نے اپنی جان کھپا دی؟ یاد رکھو، شیطان تجھے ہلاک کرنے کے لیے سنجیدہ ہے۔ وہ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گا کہ تجھے اپنی قید میں رکھے اور ہمیشہ کے لیے برباد کر دے۔ تو کیا جہنم تجھے تباہ کرنے کے لیے سرگرم ہو، اور تو اُس سے بچنے کے لیے سرگرم نہ ہو؟

یاد رکھو، نیک لوگ بھی سرگرم ہیں۔ کاش میں آج رات تمہیں کسی فرشتہ کی زبان سے مخاطب کر سکتا! میرے ذہن کی کوئی ایسی صلاحیت نہیں، جسے میں گروی نہ رکھ دیتا، اگر اُس کے بدلے میں تمہاری جان کو مسیح کی طرف لا سکتا۔ میں خوشی سے دوبارہ مدرسہ جاتا، اور کسی استاد کے قدموں میں بیٹھتا، اگر وہ مجھے سکھا سکتا کہ میں انسانی دلوں کے ساتھ کیسے برتاؤ کروں، انہیں کس طرح جگاؤں اور نجات دہندہ کی طرف کھینچوں۔

آہ! میں کمزور ہوں، مگر اپنی پوری جان سے تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ مسیح کی طرف بھاگ۔ اور پھر بھی، یہ میری فکر سے زیادہ تیری اپنی فکر کا معاملہ ہے۔ اگر میں وفادار رہا، تو میں تیرے لیے جواب دہ نہ ہوں گا، بلکہ یہ تیری اپنی جان ہے جو خطرہ میں ہے۔ اے صاحبان! کیا میں تیری جان کے لیے فکر مند ہوں، اور تو خود اُس کی پرواہ نہ کرے؟ کیا وہ مجھے بیش قیمت دکھائی دے، اور تجھے بے حقیقت نظر آئے؟ کیا میں تجھے بچنے کی تاکید کروں، اور تو کہے، "یہ کچھ خاص نہیں، یہ فقط ایک معمولی بات ہے؟"

اے خداوند، ہمیں اس دیوانگی سے بچا! کیونکہ یہ دیوانگی ہی ہے کہ انسان اپنی جان کو ہلکا سمجھے، جبکہ دوسرے اُس کے لیے سرگرم ہوں۔

اور خدا بھی سرگرم ہے۔ عظیم و ابدی خدا سرگرم ہے۔ وہ آج رات تُو سے فرماتا ہے، "لوٹو، لوٹو! اے اسرائیل کے گھرانے، کیوں مرو گے؟" اگر نجات تُو سے بچوں کا کھیل معلوم ہوتی ہے، تو خدا کے لیے ایسا نہیں۔ اُس نے اپنے بیٹے کو اپنی گود سے بخشا تاکہ انسانوں کو چھڑائے، اور اپنے روح کو بھیجا تاکہ انہیں مقدس کرے۔ وہ اپنی قادر مطلق قدرت کو ظاہر کرتا ہے، اپنی حکمت کو بروئے کار لاتا ہے، اور ایک ایسا منصوبہ بناتا ہے، ایک ایسی راہ نکالتا ہے، جس کے وسیلہ سے وہ بنی نوع انسان کو نجات دے سکے۔

اُہ! جہاں خدا اس قدر سرگرم ہو، وہاں تُو بے پروا نہ ہو، ایسا نہ ہو کہ اُس دن جب اُس کی مشتعل محبت قہر میں بدل جائے، تو تُو اُسے نہایت شدید پائے! غیرت—یہ اور کیا ہے، سوائے اُس محبت کے جو شعلہ زن ہو چکی ہو؟ اور اگر تُو خدا سے ایسی نفرت رکھتا ہے کہ اُس کی رحمت کا مقروض ہونے سے جہنم میں رہنا زیادہ پسند کرتا ہے، تو یقین کر کہ پھر تُو اُس کے بازو کی سختی کو ضرور محسوس کرے گا۔

کیسے بہاری بیڑیاں وہ پہنیں گے
!جو محبت کی رسیاں کاٹیں
کیسے وہ جہنم کے لائق ٹھہریں گے
!"جو آسمانی خوشیوں کو رد کریں

کاش خدا اپنی بے پایاں رحمت سے کسی کو بھی یہاں اپنے قہر کو چیلنج کرنے سے بچائے، کہ وہ مسیح کے پیچھے دو دلی کے ساتھ چلے، اپنے خالق کے ساتھ کھیل کرے، اپنی جان کے ساتھ کھیل کرے، آسمان کے ساتھ کھیل کرے، جہنم کے ساتھ کھیل کرے۔ کاش ہم سب سرگرم ہوں، ہر ایک شخص، اور کاش ہم سب خدا کے دہنے ہاتھ پر فضل کے وسیلہ سے جمع ہوں۔

خداوند تُمہیں سب کو برکت دے، یسوع کے نام میں۔ آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سپرجین
بوسیع ۱: ۱۰-۶

آیت ۱۔

"اسرائیل ایک خالی تاک ہے، وہ اپنے لیے پھل لاتا ہے۔"

وہ اپنے خداوند کے لیے نہیں۔ اس بات سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ ہم کتنا پھل لاتے ہیں—اگر وہ محض اپنے لیے ہے، تو حقیقت میں ہم بے پھل ہی ہیں۔ جو چیز بذاتِ خود اچھی ہے، وہ ایک خود غرضی کے داغ سے اپنی تمام نیکی کھو سکتی ہے۔ ہمیں خداوند کے لیے جینا ہے، اور ہمیشہ اس بات کا دھیان رکھنا چاہیے، ورنہ ممکن ہے ہم بہت کچھ کر رہے ہوں، مگر کچھ نہ کر رہے ہوں۔ "اسرائیل ایک خالی تاک ہے، وہ اپنے لیے پھل لاتا ہے۔"

آیت ۱۔

جتنا زیادہ اُس کا پھل ہوا، اتنا ہی اُس نے مذبح بڑھائے؛ جتنی زیادہ اُس کی زمین کی خوبی ہوئی، اتنے ہی اچھے بُت اُس نے بنا لیے۔

یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ جب لوگ خداوند سے زیادہ پاتے ہیں، تو زیادہ گناہ کرتے ہیں۔ مگر جس قدر اسرائیل کی زمین زرخیز اور شاداب ہوئی، اُسی قدر اُس نے جھوٹے معبودوں کے لیے مذبح کھڑے کیے، اور اُس سچے خداوند کو غضبناک کیا، جس نے اُسے یہ برکتیں عطا کی تھیں۔ یہ بہت بُری بات ہے کہ جب لوگ مالدار ہوتے ہیں، تو اپنی ہی شان کے لیے قربانیاں چڑھاتے ہیں—جب لوگ علم حاصل کرتے ہیں، اور اُسے صرف خداوند کی سادہ تعلیمات پر بحث کے لیے استعمال کرتے ہیں—!جب خداوند جتنا زیادہ برکت دے، لوگ اتنی ہی کم اُسے برکت دیں

آیت ۲۔

"اُن کا دل دو حصوں میں بٹا ہوا ہے؛ اب وہ قصور وار ٹھہریں گے۔"

آدھا دل کوئی دل نہیں ہوتا، اور جب لوگ یوں ظاہر کرتے ہیں کہ وہ خداوند کے پیچھے جا رہے ہیں، اور ساتھ ہی اپنے بتوں کے پیچھے بھی، تو حقیقت میں وہ خداوند کے پیچھے نہیں جا رہے۔ اُن کا مذہب بے فائدہ ہے۔ جو کچھ اچھا دکھائی دیتا ہے، وہ محض دکھاوا ہے، اور جو بُرا ہے، وہی حقیقت میں اُن کی اصلیت ہے۔

آیت ۲۔

"وہ اُن کے مذبحوں کو ڈھا دے گا، وہ اُن کے بتوں کو نیست و نابود کر دے گا۔"

پس اے عزیزو! اس بات سے خبردار رہو کہ کسی چیز کو بُت نہ بنا لینا۔ جو چیز تمہارے دل کی سب سے عزیز شے بن جائے، اُسے بُت بنانے کا سب سے مختصر طریقہ ہے۔ "وہ اُن کے مذبحوں کو ڈھا دے گا، وہ اُن کے بتوں کو نیست و نابود کر دے گا۔" کبھی کبھار یہ خداوند کی بڑی رحمت میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو اُس بُری حالت سے نکال لے، کہ وہ اپنے بتوں میں خوش ہوں۔ بعض اوقات یہ شریر لوگوں پر عدالت میں ہوتا ہے، کہ وہ حقیقی خداوند کو نہیں چاہتے، اور اُن کا جھوٹا معبود بھی اُن کے لیے جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔

آیت ۳۔

کیونکہ اب وہ کہیں گے، ہمارے پاس کوئی بادشاہ نہیں، کیونکہ ہم نے خداوند سے خوف نہ کیا؛ پس بادشاہ ہمارے لیے کیا کر "سکتا تھا؟"

اُن کا بادشاہ مارا گیا تھا، مگر اگر وہ زندہ بھی رہتا، تو بغیر خداوند کے اُس کا کیا فائدہ ہوتا؟ کسی بھی دُنیوی برکت کا کیا فائدہ، اگر اُس میں خداوند نہ ہو؟ وہ محض ایک خالی چھلکا ہے، جس میں مغز باقی نہیں رہا، اور اگر ہم محض اُس چھلکے سے خوش ہوں، تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم سور ہیں، اور سور ذبح ہونے کے لیے موٹے کیے جا رہے ہیں۔ اگر خداوند ہم سے جدا ہو جائے، تو ہماری کسی بھی ملکیت کا ہمارے لیے کیا فائدہ؟

میں پھر یہ سوال رکھتا ہوں: اگر تُو خداوند کا حقیقی فرزند ہے، تو دنیا کے تمام اناج اور مے تجھے سیر نہیں کر سکتی۔ تیرا رزق آسمان سے آنا چاہیے۔

آیت ۴۔

"—اُنہوں نے کلام کیا"

مگر جو کچھ اُنہوں نے کہا، وہ سچائی نہ تھی۔ ہم الفاظ کے بغیر بول نہیں سکتے، مگر یہ بُری بات ہے کہ جب ہماری گفتگو "محض الفاظ ہو۔ الفاظ، الفاظ، الفاظ!—نہ کوئی دل، نہ کوئی سچائی۔" اُنہوں نے کلام کیا۔

آیت ۵۔

"عہد باندھتے وقت جھوٹی قسمیں کھائیں؛ پس عدالت کھیت کی ریگاریوں میں زہریلے پودے کی مانند اُگتی ہے۔"

خداوند ہمیں جھوٹ سے محفوظ رکھے، خاص کر اُس کے ساتھ بے وفائی سے۔ کیا تمہیں نہیں لگتا کہ اکثر دعا اور حمد میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ "اُنہوں نے کلام کیا—مگر کچھ نہ تھا؟" خداوند کے ساتھ سب سے زیادہ مقدس لین دین میں بھی جھوٹ شامل ہو سکتا ہے۔ افسوس تمہارے لیے، اے عزیزو، اگر ایسا ہی ہو! تمہیں شاید اپنے ہم جنسوں کو فریب دینے کا حوصلہ ہو، مگر تُو خداوند کو دھوکہ نہ دے سکے گا۔ وہ ٹھٹھے میں نہیں اڑایا جا سکتا۔ "اُنہوں نے کلام کیا،" وہ فرماتا ہے۔

آیت ۵۔

"سامریہ کے باشندے بیت اُون کے بچھڑوں کے سبب سے خوف کھائیں گے۔"

کیونکہ یہی بچھڑے اُن کا سہارا تھے۔ وہ جھوٹے معبودوں کی اُن مورتوں پر بھروسا رکھتے تھے—وہی جنہیں اُنہوں نے سچے خداوند کی جگہ رکھ دیا تھا۔ اُس کی عبادت کا بہانہ کرتے ہوئے، وہ ان ہی پر تکیہ کرتے تھے، اور اب وہی اُن کے لیے خوف کا باعث ہوں گے۔ جو کوئی خداوند سے الگ کسی اور چیز پر اعتماد کرے گا، وہ جلد ہی دیکھے گا کہ اُس کا اعتماد خوف میں بدل جائے گا۔ جو چیز کبھی اُس کی اُمید کا سہارا تھی، وہی اُس کی سب سے بڑی مصیبت کا سبب بنے گی۔

آیات ۵-۶۔

کیونکہ اُس کے لوگ اُس پر نوحہ کریں گے، اور اُس کے کابن جو اُس پر خوش ہوتے تھے، اُس کے جلال پر ماتم کریں گے، "کیونکہ وہ اُس سے جاتا رہا۔ وہ بھی تحفہ بن کر اسور میں لے جایا جائے گا، شاہ یاریب کے حضور۔"

وہ ظالم بادشاہ۔

آیت ۶۔

"افرائیم شرمندگی اُٹھائے گا، اور اسرائیل اپنے ہی مشورے پر رسوا ہوگا۔"

یہ سونے کے بچھڑے اسور کے بادشاہ کی حرص کو ابھارتے تھے، اور وہ انہیں لے گیا۔ یہی جھوٹے معبود اُن کے دشمنوں کے لیے شکار کے جال بنے، بجائے اِس کے کہ اُن کے لیے بھروسا بنتے۔ وہ لوگ اسیر ہو گئے، اور اُن کے معبود بھی اُن کے ساتھ اسیری میں لے جائے گئے۔ اُن کے معبود کو پگھلا کر بُت بنا لیا گیا، یا اسور کے بادشاہ کے لیے سکھ ڈھالنے کو استعمال کیا! گُیا! اُہ! کیسی رسوائی خداوند نے بُت پرستوں پر نازل کی

اور کیسی شرمندگی وہ ہم پر لائے گا، اگر ہم اُس کے غیر مرئی جلال کے سوا کسی اور چیز پر بھروسا رکھیں، اور اگر ہم اُس کے ابدی فضل کے عہد کے سوا کسی اور پر تکیہ کریں! اے بھائیو اور بہنو! اُو ہم اُس چیز سے دور بھاگیں جو ہماری حس کے لیے پرکشش ہے—یعنی کسی انسانی بازو پر اعتماد—اور ہماری پوری اور مکمل اُمید صرف اور صرف اُس میں ہو، جس نے آسمان اور زمین کو بنایا، اور اُس کے بیٹے، خداوند یسوع مسیح میں ہو۔